اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ - عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جلد ۲/ | ۲۱ فتح ۱۳۲۷ ھش | ۱۹ صفر ۱۳۶۸ھ | ۲۱ دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۸۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ کھانسی ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو اچھی ہے مگر کمر میں کچھ درد ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جماعت احمدیہ لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶ دسمبر ۴۸ء کو منعقد ہوگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تقاریر فرمائینگے

مورخہ ۲۵-۲۶ دسمبر ۴۸ء (ہفتہ۔ اتوار) کو جماعت احمدیہ لاہور کا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

جلسے میں علمائے سلسلہ کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تقاریر فرمائیں گے۔ مفصل آیندہ

سلامتی کونسل کا خاص اجلاس

پیرس ۲۰ دسمبر۔ آج پیرس میں سلامتی کونسل کا خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ۸ ممبر حاضر تھے سو ممبر روس۔ یوکرین اور رگولیبیا قلت وقت کی وجہ سے اجلاس میں شامل نہ ہو سکے۔ موسیو مولوتوف نے سلامتی کونسل کے صدر کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ سلامتی کونسل کا اجلاس بغیر کسی انتباہ کے منعقد ہوا ہے۔ لہٰذا اس کی کارروائی کے شروع کرنے میں کچھ وقفہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ سلامتی کونسل آج مختصر سے اجلاس کے بعد اگلے بدھ تک ملتوی ہو گئی۔

فرانسیسی فوجوں کے زبردست حملے

انام ۲۰ دسمبر۔ فرانسیسی فوجوں نے ویٹ نام کے خلاف وسیع پیمانہ پر فوجی کارروائی شروع کر دی ہے فرانسیسی چھاتہ بردار دستوں نے ہونائی سے ۲۵ میل دور جنوب مشرق میں زبردست جارحانہ اقدام شروع کر دئیے ہیں۔ آج کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے ویٹ نام کے ایک ریڈیو سٹیشن اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— نئی دہلی ۲۰ دسمبر جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو کو لانے کیلئے جو ہندوستانی جہاز انڈونیشیا گیا تھا وہ خالی واپس آ گیا ہے۔ ولندیزوں نے اسے بٹاویہ میں ہی روک لیا تھا۔

مہاجرین کو مستقل زمینیں دینے کا فیصلہ

لاہور ۲۰ دسمبر۔ مغربی اور مشرقی پنجاب کے درمیان جمعبندیوں کے تبادلے کا جو کام ۲۱ نومبر ۱۹۴۸ء کو شروع ہوا تھا تسلی بخش طریق پر جاری ہے۔

مہاجرین کی بحالی کے سلسلے میں زمین کے مستقل حقوق دینے کی جو مفصل ہدایات حکومت پنجاب نے جاری کی تھیں ہر ضلع کے مہتمم بندوبست کو پہنچا دی گئی ہیں۔

عازمین حج اپنی رقوم واپس لے لیں

لاہور ۲۰ دسمبر۔ جن عازمین حج نے حج بکنگ آفس کراچی میں سو سو روپے کی رقم جمع کی تھیں مگر اس سال سفر کی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ اب اس رقم کو واپس لے سکتے ہیں انہیں چاہیئے کہ جلد از جلد حج بکنگ آفس حاجی کیمپ کراچی میں درخواست بھیجیں۔

ہندوستان کی برآمد

نئی دہلی ۲۰ دسمبر گزشتہ ششماہی میں جو ستمبر میں ختم ہوئی ہے۔ ہندوستان نے معمول سے زیادہ مال برآمد کیا سب سے زیادہ مال برطانیہ کو بھیجا گیا ہے دوسرے نمبر پر پاکستان ہے۔ جس نے ۲۶ کروڑ روپے کا مال لیا ہے۔ ہندوستان نے جو اشیاء باہر بھیجی ہیں ان میں سے بڑی بڑی یہ ہیں:- پٹ سن۔ چائے۔ روئی۔ تیل۔ کھالیں اور چمڑا۔

مختصرات

—— بیت المقدس ۲۰ دسمبر آج صبح عربوں اور یہودیوں کے نمائندوں کے درمیان عارضی صلح کو مستقل صلح میں بدلنے کے موضوع پر گفت و شنید جاری رہی

—— شنگھائی ۲۰ دسمبر ایک ریڈیائی نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ چین کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر سنفو نے وزارت بنا لی ہے۔

جاپان کو امریکی امداد

ٹوکیو ۲۰ دسمبر۔ جاپان کے وزیر اعظم نے اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر کی اس چٹھی کا جواب دے دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ امریکی مالی امداد جاپان کی درآمد برآمد کے بڑھنے اور اشیاء کی قیمتوں کے استوار ہونے پر منحصر ہے وزیر اعظم نے اپنے جواب میں اس اصول کو تسلیم کیا ہے اور اسے کامیاب بنانے کے لئے پورے تعاون کی پیشکش کی ہے۔

سرہند کیلئے ۵۷ زائرین کی روانگی

لاہور ۲۰ دسمبر۔ ۵۷ مسلمانوں کی ایک پارٹی سرہند شریف حضرت مجدد الف ثانی کے عرس پر جا رہی ہے۔ یہ لوگ ۲۷ دسمبر کو ۸ بجے صبح لاہور سے روانہ ہوں گے۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے اس پارٹی کے لئے ضروری انتظامات کرنے کی رضامندی کا اظہار کیا۔ واہگہ میں ان لوگوں کے ساتھ حکومت مشرقی پنجاب کے محافظ شامل ہو جائینگے پارٹی اسی دن شام کو سرہند شریف پہنچ جائیگی اور وہاں ۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر تک قیام کریگی۔ ۳۱ کو واپسی ہوگی۔ اس پارٹی میں شریک ہونے والے زائرین کا انتخاب الحاج پیر محمد بدھا نقشبندی سجادہ نشین دولی شریف وزیر آباد کے مشورہ سے کیا جا رہا ہے جو لاہور آئے ہوئے ہیں۔ علاوہ شورباز ار جو کراچی سے یا سندھ دہلی سرہند پہنچ رہے ہیں اس پارٹی میں شامل نہیں ہونگے مشرقی پنجاب

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک لیکچر کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ

میڈرڈ کے ایک بلند پایہ اخبار کا تبصرہ

سپین کے دوسرے نمبر کے اخبار ... نے اپنی ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" پر مندرجہ ذیل ریویو شائع کیا۔ جو احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

"کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسلام جن کا تعارف ابھی کچھ تھوڑا عرصہ ہوا "میڈرڈ" کے ذریعہ کرایا جا چکا ہے۔ انہوں نے حال میں ہی ایک کتاب کا ہسپانوی ترجمہ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کا ایک لیکچر ہے۔ جو ہندوستانی زبان میں دیا گیا۔ بعد میں دنیا کی متعدد دیگر زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔

کرم الٰہی صاحب ظفر سپین میں عالمگیر امن۔ اخوت اور ہمدردی کی تعلیم کی اشاعت کے لئے مقیم ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ مشن ہے۔ کہ "ہمیں کسی کا دشمن نہیں بننا چاہیئے۔ تمام بنی نوع انسان کی بھلائی ہمارے مدنظر ہونی چاہیئے" یہ اصول مذہب کو فرض قرار دیتے ہوئے ظفر ہمیں واضح کرتے ہیں کہ دنیا کی موجودہ مشکلات اور مصائب کی جڑ یہ ہے کہ دنیا اپنے خالق حقیقی سے الگ ہو کر محض عقل کے ذریعہ ہی دنیا کی مشکلات کا حل تلاش کر رہی ہے۔ سیاسی طور پر جماعت احمدیہ کا یہ اصول ہے کہ دنیا سے مادی خواہشات دور ہو جائیں۔ طاقت حاصل کرنے کی ہوس جاتی رہے۔ نہ ہی کوئی سوشل۔ سیاسی۔ تحریک اور فلسفہ ایسا ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کو اس کے پیدائشی حقوق سے محروم کر دے۔ دنیا کی توجہ اس طرف دلائی جانی چاہیئے۔ کہ ہم سب خواہ امریکہ۔ یورپ۔ چین۔ روس۔ ہندوستان۔ افریقہ کے ہوں۔ سب اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہیں۔ بنی نوع انسان میں اخوت۔ اتحاد کی روح۔ ذات۔ پات۔ نسل۔ ملک رنگ۔ قوم سے بالا ہونی چاہیئے۔

حضرت مرزا بشیر الدین صاحب محمود احمد مکمل طور پر اپنے لیکچر میں اسلام کی تعلیم اور اصولوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ جو اس مقصود کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور اسلام کا اقتصادی نظام اس کی بنیاد ہے۔ آپ نے اسلامی نظام کا کمیونزم کے نظام سے نہایت شاندار طور پر فرق دکھایا ہے۔

مختصر یہ کہ کتاب حوالہ جات کے لحاظ سے صحیح طور پر اپنی اہمیت پیش کرتی ہے۔

سر محمد ظفر اللہ خان کی آزادی ضمیر پر تقریر

معزز معاصر پیغام صلح مورخہ ۱۵ دسمبر میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

جب پاکستان نہیں بنا تھا، اس وقت بڑے بڑے مسلمانوں کے منہ سے ... یہ سنا کہ غلامی میں ہم کیا تبلیغ کریں، آزادی ملے تو تبلیغ بھی کی جائے۔ اب ذرا غور کریں غلامی سے نکلکر کیا نیر مارا۔ اس سے نکلکر تو تبلیغ سے اور بھی بعد ہو گیا اور بھی تبلیغ کے خیال سے دور چلے گئے۔ یہاں تک کہ ریڈیو پر میں نے اپنے کانوں سے سنا اور صرف ایک اخبار "الفضل" میں پڑھا کہ جب اتحادی اقوام کی ایک کمیٹی میں آزادی مذہب کے بارہ میں انسان کے بنیادی حقوق کا ریزولیوشن پاس ہوا، تو پہلا بنیادی حق تو یہ تھا کہ ہر ایک شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ جو مذہب چاہے اختیار کرے، اور دوسرا بنیادی حق یہ پیش ہوا کہ ہر ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے مذہب کی تبلیغ ... لیکن اس بنیادی حق کی ... تبلیغ مذہب کی مخالفت کرنے والوں میں کون کون ... یہ سنکر ... کریں گے کہ فرانس نے اس ... اپنے نہ کی، اور کسی ملک نے نہ کی ... افغانستان، ایران۔ سعودی عرب اور پاکستان کے ملک تھے۔ وہ پاکستان جو وجود میں آیا۔ تو صرف تبلیغ اسلام کی بدولت آیا۔ تعجب ہے خود وہ لوگ تبلیغ کی مخالفت کرتے ہیں۔ جن کا مذہب سب سے بڑھ کر تبلیغ کا حامی ہے۔ اور تمام اخبارات اسکو خاموشی سے پی گئے۔ یہ بھی نہیں کہ دو چار اخبارات نے ہی اس کے خلاف آواز اٹھائی ہو۔

حاشیہ میں جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

مجھے آج ۱۲ دسمبر کو اخبار سول میں سر ظفر اللہ خان صاحب کا یہ بیان دیکھ کر خوشی ہوئی کہ پاکستان کی طرف سے جو بیان تبلیغ مذہب کے کسی نمائندہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔ وہ کسی غلط فہمی پر مبنی تھا۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے نہایت واضح الفاظ میں تبلیغ مذہب کے حق کی تائید کی اور قرآن کریم کی آیت لا اکراہ فی الدین کو پیش کرتے ہوئے کہا:۔

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں دوسرے مذاہب کو بھی تبلیغ کا حق دیگا اس امر پر شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ بات بہت ہی نامناسب ہے کہ ہم خود اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق چاہیں اور دوسروں کو محروم رکھیں۔"

اصل بات یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں یہ خوف

میں کیونکر احمدی ہوا

(از مکرم عبد الواحد صاحب لاہور چھاؤنی)

ابھی میں نویں جماعت میں ہی پڑھتا تھا کہ مجھے مذہبی تحقیق کی طرف توجہ ہوئی اور وہ اس طرح کہ میرے فارسی کے استاد مولوی نواب الدین صاحب ایم۔ اے اور ہیڈ ماسٹر عاشق محمد صاحب جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جماعت میں اور باہر اکثر میں ان سے تبادلہ خیالات کرتا رہتا تھا۔ اس وقت میرا یہ حال تھا کہ نہ وہ مجھے قائل کر سکتے تھے اور نہ میں ان کی تسلی کر سکتا تھا۔ لیکن میرے شفیق استاد مولوی نواب الدین صاحب کہا کرتے تھے "ایک دن تمہیں اپنی غلطی کا ضرور اعتراف ہوگا"۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں اکثر مذہبی مجالس میں سرگرمی سے حصہ لیتا رہا جو سکون اور اطمینان قلب کی تلاش میں سرگرداں تھا وہ میسر نہ آسکا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے اس مہم کے سر کرنے میں قسم قسم کے مصائب و تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن میں کبھی مایوس نہ ہوا۔ آج میں خوش ہوں کہ جس سکون کا متلاشی تھا وہ میسر آگیا۔ کہاں؟ اور کیسے؟

کسی نے کہا ہے "سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے" اول اول مجھے "الفضل" میرے ایک دوست نے پڑھنے کے لئے دیا۔ میں سرسری نظر سے پڑھتا رہا۔ کبھی بنظر تحقیق نہ پڑھا۔ لیکن میرے ایک عزیز دوست جو احمدی ہیں حال ہی میں دوران سفر میں ملے کافی دیر تک مذہبی مسائل زیر بحث رہے۔ انہوں نے جدا ہوتے وقت درخواست کی کہ میں الفضل کو ضرور غور سے پڑھا کروں۔ چنانچہ مسلسل دو ماہ سے متواتر پڑھ رہا ہوں۔ سچائی و صداقت اظہر من الشمس ہوا کرتی ہے۔ میں آج اپنے اندر ایک انقلاب عظیم پاتا ہوں۔ کل تک جو انسان احمدی جماعت کے خلاف تقریریں اور مضامین لکھا کرتا تھا وہی آج اس کا مداح ہے۔

اس وقت "الفضل" محررہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۸ء میرے سامنے ہے خطبہ جمعہ زیر نظر ہے۔ خطبہ کا عنوان:۔

"بڑائی وہی ہے جو خدمت دین کی وجہ سے حاصل ہو۔ کوئی دنیوی بڑائی ہماری جماعت میں بڑائی نہیں ہے۔ واقعی خدمت دین ہی سب سے بڑی بڑائی ہے۔ اور جو جماعت اس پر کاربند ہوئی وہ ہمیشہ ترقی کے مدارج جلد طے کرتی رہی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح نے خطبہ میں قومی تعاون کے لئے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ وہی جماعتیں کامیاب ہوتی ہیں جن میں اتفاق کے علاوہ احساس بھی ہو۔ اس میں بھی سر مو تفاوت نہیں کہ توکل علی اللہ نہ ہونے سے انسان ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے کامل بھروسہ اور اعتماد اسی ذات پر ہونا چاہیئے۔ جو ہر چیز پر قادر ہے۔ سفارشیں اگر کچھ کر سکتی ہیں تو اسی قادر حقیقی کی۔ انسان دوسرے کے لئے کیا سفارش کرے گا جب وہ خود محتاج ہے۔

میں اس خطبہ کی تعریف کر کے سورج کو چراغ دکھانا نہیں چاہتا۔ اس کی خوبیاں اور معارف ہر ایک ذی ہوش پہچان سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ان سے حقیقی فائدہ اہل بصیرت ہی اٹھا سکتے ہیں۔ وہ لوگ قابل صد ستائش و تحسین ہیں جو جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہیں۔

قرارداد تعزیت

مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل بی امام مسجد فضل لنڈن بذریعہ تار فرماتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ لنڈن نے نہایت افسوس کے ساتھ مکرم ملک خدا بخش صاحب لاہور کے انتقال کی خبر سنی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت احمدیہ لنڈن مرحوم کے خاندان خصوصاً ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس اور ملک احسان اللہ صاحب مبلغ افریقہ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

ہے اور غالباً یہی خوف ان لوگوں کے دلوں میں تھا جنہوں نے تبلیغ مذہب کے حق کی مخالفت کی کہ تبلیغ کے ذریعہ سے اسلام کمزور ہو جائے گا۔ اور اس میں سے کچھ لوگ نکلکر دوسرے مذاہب میں شامل ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہر ایک مسلمان کے دل میں یہ قوت ہونی چاہیئے اور اس کے دل اور دماغ میں اسلام کا وہ نقشہ ہونا چاہیئے۔ کہ اسے یقین ہو کہ اسلام میں وہ دلکشی موجود ہے۔ کہ یہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچے گا اور آج جہاں اسلام کی تعلیم اپنی اصلیت میں پھیل رہی ہے لوگ اس کی طرف کھچے چلے بھی آتے ہیں۔ یہ تو مسلمانوں کی اپنی کمزوری ہے کہ وہ اسلام کی تبلیغ پر زور نہیں دیتے۔ ورنہ ان کی نصف مشکلات آج دور ہو جائیں۔

روزنامہ
الفضل

۲۱ دسمبر ۴۸ء

امن اور پریس کا فرض

اگرچہ ہمیشہ سے ہی روزنامہ "زمیندار" کی یہ پالیسی رہی ہے۔ کہ خواہ نخواہ وہ احمدیت احمدیوں اور ان کے واجب التعظیم پیشواؤں کے خلاف اشتعال انگیز اور حقارت آمیز مضامین اور نظمیں شائع کرتا رہا ہے۔ لیکن چند ایام سے وہ اپنی اس مہم میں کچھ پہلے سے بھی زیادہ منہمک نظر آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کی تمام تر ذمہ داری تنہا اسی کے کندھوں پر آن پڑی ہے۔ اور جس طرح ہو سکتا ہے وہ اس عظیم الشان ذمہ واری کو نباہنے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔

یہ امر اس لئے افسوسناک ہی نہیں بلکہ حیرتناک بھی ہے کہ اس وقت جبکہ پاکستان کے نوزائیدہ ملک کو اندرونی امن و امان کی سخت ضرورت تھی۔ اور چاہیئے تھا کہ پاکستان کے تمام خیر خواہ ملک کے مختلف عناصر کو باہم پیوست اور مربوط بنانے کی کوشش کرتے۔ خاصکر جیسا کہ ہر ایک کو معلوم ہے کہ ملک کے اخبارات اور جرائد اس ضمن میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اور ان کا عوام پر اثر یقینی ہوتا ہے۔ روزنامہ زمیندار زیادہ انہماک اور زیادہ شوق کے ساتھ ملک کے مختلف عناصر کا شیرازہ بکھیرنے اور ملک کے اتحاد و اتفاق کو تباہ کرنے میں معروف ہے۔ اور آئے دن احمدیت اور احمدیوں کے خلاف عوام کو بھڑکانے اور اشتعال انگیزی کے نئے نئے انداز اور طریقے ایجاد کرتا ہے۔

اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ زمیندار یا کسی اور کو احمدی اعتقادات کے خلاف جائز تنقید کرنے کا بھی حق حاصل نہیں ہے۔ ہم سے بڑھ کر اس بات کی کسی کو خوشی نہیں ہوتی۔ کہ کوئی سنجیدگی اور متانت سے ان مسائل پر قلم اٹھائے۔ جو اس کے نزدیک احمدی اعتقادات کے تعلق میں محل نظر ہیں۔ ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہم جائز تنقید کو نہ صرف برا ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اسکو اپنے علم کی افزائش اور عوام کی بیداری کے لئے نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ہم ہر ایسی تنقید کو جس کی سرحد فتنہ انگیزی اور شرانگیزی سے نہیں ملتی۔ بلکہ جس کی غرض عوام کے اعتقادات کو اسلامی تعلیم کے قریب لانا ہو ہر وقت خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جس تنقید اور تبصرہ کا مقصد فقرہ طرازیوں مضحکہ خیزیوں اور مسخرہ سازیوں سے عوام کے دلوں میں کسی کے اعتقادات کے متعلق حقارت اور نفرت پیدا کرنے کے سوا کچھ نہ ہو۔ اسکو ہم اپنے لئے تو خیر کی ملک کے لئے ضرور نقصان رساں سمجھتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ جو شخص کسی اعتقاد پر دل سے جما ہوتا ہے۔ اسکو ایسی بے سروپا باتوں کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔ اور خواہ کوئی کتنی ہی پھبتیاں اڑائے کتنا ہی تمسخر کرے۔ جب تک اس کا دل نہ بدلے وہ اپنی روش پر قائم رہتا ہے۔ بلکہ اور بھی پکا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کے حریف اور مخالف کے پاس کوئی پائدار بات کہنے کی نہیں ہے۔ اور وہ محض فقرہ بازی اور تمسخر سے ہی اپنی اس کمی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسکو اپنے ایمان میں ایک گونہ تقویت محسوس ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسی کھوکھلی اور محض کالم پُر کرنے والی انشاء پردازی سے ملک و قوم میں فتنہ و فساد کی بنیاد ضرور پڑتی ہے اور بسا اوقات اس سے نہایت خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں:

یہی وجہ ہے کہ کوئی حکومت کسی کے مذہبی اعتقادات کے متعلق اس قسم کی زیادتیوں کی اجازت نہیں دیتی۔ اور قانوناً اسکو ممنوع قرار دیتی ہے۔ اور اسی لئے پاکستان کی حکومت نے بھی اسکو ممنوع قرار دے رکھا ہے۔ خاصکر آجکل جبکہ پاکستان کی حکومت چاہتی ہے کہ ملک میں ہر طرح سے امن و امان رہے۔ اور کوئی اندرونی فتنہ و فساد سر نہ نکالے اس نے پچھلے دنوں اس بات کا سختی سے نوٹس لیا تھا۔ اور ایسے اخبارات اور جرائد کو متواتر تنبیہ کی تھی۔ جو اس معاملہ میں بے احتیاطی اور عاقبت نا اندیشی سے کام لیتے تھے۔ جس کا کافی اثر ہؤا تھا۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ وہ صحافی جو اس کام میں ید طولےٰ رکھتے تھے۔ اور کسی طرح اپنی عادت سے باز نہیں رہ سکتے تھے، حکومت کے اس بروقت انتباہ سے اور مصلحت وقت اور ملک و قوم کی موجودہ ضرورت کے مدنظر انہوں نے بھی اپنے اشہب قلم کی لگام تھام لی ہے۔ اور اپنی طرز تحریر و تقریر کی فضا کو اس ناپاک گرد و غبار سے پاک صاف کر لیا ہے۔ اس کے برخلاف کتنی قابل افسوس بات ہے کہ روزنامہ زمیندار کے کارپردازوں اور ترجمان تحریر کے کانوں پر معلوم ہوتا ہے کہ جوں تک نہیں رینگی۔ اور وہ اپنے دورنا اندیشانہ کام میں بدستور معروف ہیں۔ اور اشتعال انگیزی کے خطرناک راستہ پر اسی طرح سرپٹ دوڑتے چلے جا رہے ہیں۔

پاکستان اور اس کی حالیہ ضروریات تو کیا دنیا کے کسی ملک کی حکومت اگر وہ صحیح معنوں میں حکومت کہلانا چاہتی ہے کسی طرح یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ ملک کے رہنے والوں کے مذہبی یا سیاسی یا کسی اور قسم کے گروہوں میں باہم اس طرح تو تو میں میں ہو کہ جس کے نتیجہ میں ملک میں بد امنی اور فتنہ و فساد کے دروازے کھل جائیں۔ کیونکہ حکومت کے کارپردازوں اور ارباب حل و عقد کے اپنے عقائد خواہ کچھ بھی ہوں بطور حکومت کا کارندہ ہونے کے ان کو مجبوراً وہ لائحہ عمل اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جو ملک میں امن و امان کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے حکومتیں ایسے قوانین وضع کرتی ہیں۔ جن میں کسی ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے خلاف نفرت پھیلانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

اسلام نے نہ صرف یہی بتا دیا ہے کہ مخالفین کے ساتھ نہائت اچھے طریقے سے تبادلہ خیالات کرو بلکہ اس نے اس کی دیگر وجوہات کے ساتھ ایک یہ وجہ بھی بتائی ہے۔ کہ کفار کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ بھی تمہارے خدا کو برا کہیں گے۔ یہ کتنی پُرحکمت بات ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ واقعی تم صداقت پر ہو۔ تم واقعی ایک خدا کی پرستش کرنے اور نیک اعمال بجا لانے میں فرد ہو۔ اور یہ بھی تم اچھا کرتے ہو کہ بتوں کو نہیں پوجتے۔ اور ان بد اعمالیوں کے مرتکب نہیں ہوتے جو کفار کا مایۂ نازہیں لیکن باوجود اس کے تم کو یہ اجازت نہیں ہے۔ کہ تم کفار کی رسومات اور ان کی بت پرستی پر آوازے کسو اور ان کے بتوں کو برا بھلا کہو اس سے تم اپنے مذہب کو کوئی تقویت نہیں پہنچاتے۔ تم اس کو کوئی ترقی نہیں دیتے۔ تم کسی طرح اپنے اخلاق کو بلند نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا ایک نتیجہ تو صاف ظاہر ہے کہ جس طرح تم ان کے نزدیک قابل پرستش چیزوں کو برا بھلا کہو گے وہ بھی جواباً تمہارے خدا اور تمہارے رسول کے متعلق ویسے ہی قابل اعتراض الفاظ استعمال کریں گے۔

الغرض نہ صرف حکومت کے نقطۂ نظر سے ہی بلکہ عام انسانی اخلاق اور رواداری کے نقطۂ نظر سے بھی دوسرے لوگوں کے عقائد کے متعلق فقرہ طرازیاں ٹھٹھے اور پھبتیاں اسلام میں قطعاً جائز نہیں ہیں۔ اور جو شخص ایسے طریقے اختیار کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی اور اپنے دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ وہ خود ہی سخت مغالطہ میں نہیں بلکہ وہ اپنی قوم اور اپنے ملک کی بھی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ وہ عوام کا مذاق بگاڑ کر ان کو ایسے طریقے سکھاتے ہیں۔ جو ملک و قوم کے لئے ہی ضرر رساں نہیں۔ بلکہ ان کی اپنی مذہبی اور اخلاقی ترقی کے بھی سد راہ ہوتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ عوام کے عقائد درست کرنا اور ان کی اسلامی تعلیم کے مطابق تربیت کرنا علماء کا ہی نہیں بلکہ ملک کے اخبارات کا بھی فرض ہے۔ لیکن دین ایک سنجیدہ چیز ہے ہمیں اس کے متعلق بحث کرتے وقت ہنسی ٹھٹھا۔ ضلع۔ جگت اور پھبتی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ایسی باتوں کے لئے وسیع میدان ہیں۔ اور ایک روزنامہ اپنے حوصلے ان میدانوں میں نکال سکتا ہے اور اسکو نہیں چاہیئے کہ وہ کسی کے مذہبی عقائد کو اپنے کالموں کی تھوڑی سی زیبائش کے لئے نشانۂ مسخرہ و تضحیک بنائے۔

اس لئے ہماری عرض ہے اگر کارپردازان زمیندار بعض احمدی عقائد کو پسند نہیں فرماتے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ عوام میں ان عقائد کی تبلیغ کریں۔ جو ان کے نزدیک درست ہیں تو ان کو چاہیئے۔ کہ وہ سنجیدگی سے تلاش حق کے لئے اور علمی نقطۂ نظر سے اس معاملہ پر قلم اٹھائیں اور ایسی روش اختیار نہ کریں۔ جو ملک و قوم کی یکجہتی اور اتحاد میں رخنہ اندازی کا باعث بھی ہو۔ اور اسلامی تعلیم اور علمی سنجیدگی کے بھی سراسر منافی ہو۔

ہمیں امید ہے کہ محترم معاصر زمیندار آئندہ قلم اٹھاتے وقت ان باتوں کو زیر غور لائیں گے۔ جن کی طرف ہم نے اوپر توجہ دلائی ہے۔

لاہور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

جلسہ قادیان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے جماعت لاہور نے انتظام کیا ہے۔ کہ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو لاہور میں ایک جلسہ عام کیا جائے۔ یہ جلسہ رتن باغ کے سامنے جہاں کہ پچھلے سال ہؤا تھا اسی میدان میں ہوگا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام حسب سابق جماعت لاہور کے ذمہ ہوگا۔ البتہ ضروری بستر اپنے ہمراہ لائیں رہائش کا انتظام تعلیم الاسلام کالج (سابق ڈی۔ اے وی کالج) میں جو کہ کچہری کے سامنے ہے ہوگا۔ احباب اپنی اپنی جماعت کو تحریک فرمائیں کہ وہ جلسہ میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ جلسہ کا افتتاح سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ فرمائینگے اور ۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کو حضور کی تقریر بھی ہوگی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں بھی تقریر کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری، مولانا عبد الغفور صاحب و دیگر حضرات تقاریر فرمائینگے

شام و فلسطین کے چند وفات یافتہ احمدیوں کا ذکرِ خیر

(۴)

الحاج عبد القادر العودی

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلادِ عربیہ

چوتھے دوست جن کا میں اس مقالہ میں ذکرِ خیر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں ان کا اسم گرامی الحاج عبد القادر العودی ہے۔ چند سال سے وہ وفات پا چکے ہیں۔ آپ کی عمر بوقت وفات ایک سو دس یا ایک سو بارہ سال تھی۔ آپ سنایا کرتے تھے کہ جب نہر سویز کھودی جا رہی تھی۔ تو وہ اس وقت حالت شباب میں تھے۔ اور مدت تک وہاں کام بھی کرتے رہے۔ مرحوم کبابیر کے باشندے تھے۔ اور ان کے بیٹے الحاج شیخ صالح (اللہ تعالےٰ ان کی عمر میں برکت دے) پہلے شخص تھے جو کبابیر سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ عودی خاندان کا مختصر طور پر تذکرہ کر دیا جائے۔ الحاج عبد القادر صاحب کے والد ماجد مع اپنی اولاد کے اس جگہ آکر آباد ہوئے جو اب کبابیر کے نام سے موسوم ہے۔ ان کے پانچ بیٹے تھے جن کی اولاد اب کبابیر میں آباد ہے۔ جس وقت احمدیت کبابیر میں پہونچی۔ اس وقت چار بھائی بقید حیات تھے۔ الحاج یوسف۔ الحاج عبد القادر۔ الحاج عبد اللہ اور حج العودی۔ یہ چاروں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن ان میں سے الحاج عبد اللہ جنہوں نے ازہر میں کچھ عرصہ تعلیم پائی تھی۔ لوگوں کی مخالفت سے ڈر کر نیز اس خیال سے بھی کہ انہوں نے بہت عرصہ پہلے چند خوابیں دیکھی تھیں۔ جن کی وجہ سے وہ خیال کرتے تھے۔ کہ شائد وہی مہدی ہوں گے۔ یا ان کا کوئی بیٹا مہدی ہوگا۔ سلسلہ سے پھر گئے اور پانچویں فوت شدہ بھائی کی اولاد اور الحاج یوسف کی اولاد کے جو سلسلہ میں داخل نہ تھے امام بن گئے۔ لیکن ظاہری طور پر انہوں نے مخالفت نہ کی۔ اور نہ ہی علمی لحاظ سے انہیں میرے روبرو بولنے کی جرأت ہوتی تھی۔ اور سلسلہ سے انحراف سے تھوڑی مدت بعد وفات پا گئے۔ اور ان کے دونوں بیٹے عباس اور محمد الحاج شیخ صالح کی لڑکیوں سے شادی شدہ تھے۔ جو دونوں معہ اپنی اولاد کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔ محمد عبد اللہ بھی سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن عباس عبد اللہ بہت عرصہ بعد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحاج محمد العودی اور ان کے تینوں لڑکے اسی طرح الحاج عبد القادر کے چاروں بیٹے معہ اپنی اولادوں کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ الحاج عبد القادر مرحوم کو اللہ تعالےٰ نے سب سے زیادہ اولاد عطا کی۔ چنانچہ ان کے بیٹوں پوتوں اور پوتیوں کی اولاد ستر اسی کے قریب ہوگی۔ مرحوم گو بوڑھے تھے۔ لیکن ایمان کے لحاظ سے وہ جوان تھے باوجودیکہ وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ لیکن بات جچی تلی کرتے۔ آپ نے جب احمدیت قبول کی تو حد درجہ اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ ایمان العجائز اختیار کرو۔ مرحوم اسکے پورے پورے مصداق تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مرحوم کسی اعتراض سے متاثر نہ ہوئے۔ اور ہر ایک سے یہی کہتے انا احمدی غصباعنک۔ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ تمہیں اچھا لگے یا نہ لگے میں احمدی ہوں۔

جب الحاج شیخ عبد اللہ سے کبھی گفتگو ہوتی تو آپ انہیں مخاطب کرکے کہتے عبد اللہ انت غلطان اے عبد اللہ تم غلطی پر ہو اور کبھی مزاحیہ رنگ میں کبھی ان کے خواب کی طرف اشارہ کرکے کہہ دیتے کہ عبد اللہ نے تو اٹلی وغیرہ کو فتح کرنا ہے۔ اور سب قومیں ان کے ماتحت ہیں۔ اور علیحدگی میں یہ کہہ کر بہت ہنستے مرحوم الحاج عبد اللہ سے عمر میں بڑے تھے۔ سو سال سے زائد عمر ہو جانے پر بھی مرحوم کی صحت بہت اچھی تھی۔ ۱۹۳۶ء میں لنڈن جاتے ہوئے جب میں کبابیر گیا۔ تو اس وقت بھی آپ باقاعدہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے جاتے تھے۔ مرحوم تہجد گزار تھے۔ باوجود بڑھاپے کے شگفتہ دل تھے۔ اور کبھی کبھی مزاحیہ باتوں سے بہت خوش ہوتے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے انجیر کے درخت سے انجیر توڑ رہے ہیں۔ میں چپکے سے درخت کے پاس چلا گیا۔ اور ان سے کہا لو آج چور پکڑا گیا۔ تو مرحوم بہت ہنسے اور نیچے اتر کر کہنے لگے۔ کہ میں موسم سرما کے لئے انجیر جمع کر رہا ہوں سردیوں میں ان کا کھانا بہت مفید ہوتا ہے۔

چندوں میں باقاعدہ حصہ لیتے۔ آپ نے کبابیر کی مسجد "جامع محمود" کی تعمیر کے لئے بھی دل کھول کر چندہ دیا۔ اور نمازیوں کے وضو وغیرہ کرنے کے لئے ایک کنواں بنوانے کے لئے جس میں بارش کا پانی جمع ہو سکے پچاس ساٹھ پونڈ کے قریب چندہ دیا۔ اب وہی کنواں ہے جس سے نمازی وضو وغیرہ کے لئے پانی لیتے ہیں۔

جب آپ کی بیعت کی قبولیت کا جواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں پہونچا تو ان کے پوتے سید عبد القادر نے مجھے بتایا۔ کہ وہ خط آپ پگڑی میں باندھ کر رکھتے ہیں۔ میں نے وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے بتایا کہ جب قبر میں مجھ سے سوال ہوگا۔ تو میں یہی خط بطور ثبوت پیش کر دوں گا۔ کہ میں احمدی ہوں۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو آپ نے یہ بھی وصیت کی۔ کہ میرا اسلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہونچا دینا اپنی وفات کے وقت مرحوم کا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کو سلام پہونچانے کی وصیت کرنا اس محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ جو مرحوم کو خلیفۂ وقت اور سلسلہ احمدیہ سے تھی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ ان کی بیوی بھی اپنے خاوند کی طرح مخلص احمدی تھیں جو مرحوم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ وہ چند پاک انسان تھے جنہوں نے احمدیت قبول کرکے صدق وصفا اور اخلاص کا نمونہ دکھا کر اللہ تعالےٰ کے اس کلام کو پورا کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چالیس پچاس سال پہلے نازل ہوا تھا کہ شام کے ابدال اور خدا کے نیک بندے عرب سے تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور تجھ پر درود بھیجتے ہیں۔ مرحومین جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے۔ اسی طرح دوسرے احمدی جو شام و فلسطین میں پائے جاتے ہیں۔ وہ آپ کے ذکر کے وقت علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ زندہ دوستوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور جو وفات پا چکے ہیں انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور اپنی چادر غفران سے انہیں ڈھانپ لے اللھم اغفرلھم وارحمھم واکرم نزلھم و ادخلھم الجنۃ امین

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ارکانِ اسلام

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی تصدیق کرنا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا مذہب

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں . . . . . . ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء (علیہم السلام) اور تمام کتابوں پر جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ایمان لائیں۔ اور صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج اور اس طرح خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔" (ایام الصلح ص۸۷)

ہر شخص کو چاہئیے کہ وہ وصیت کردے

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے وصیت نہ کی ہو" (الفضل ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء)

(۲) "ہر شخص کو چاہئیے کہ وہ وصیت کردے۔ اور اس طرح دنیا کو بتادے۔ کہ قادیان سے نکلنے سے ہمارا ایمان کمزور نہیں ہوا۔ بلکہ ہم اپنے ایمان میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ مقبرہ بہشتی کے وعدے دنیا کے ہر گوشہ میں ہم کو ملتے رہیں گے۔" (الفضل ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء)

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم حافظ محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی مڈل سکول بھکی ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ لیکن تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے والد صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

عنایت اللہ جالندھری دفتر ری ہیبلی ٹیشن کمشنر مغربی پنجاب

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

مرکزِ مغربیت میں روحانیت کی سعی

عیسائیوں کے اکابرین کو دعوتِ حق

رپورٹ احمدیہ مشن فرانس ماہ نومبر

(از مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب انچارج احمدیہ مشن فرانس)

اس زمانہ کا نبی اور مامور کاسر الصلیب بن کر مبعوث ہوا۔ عیسائیت کے فریب کو اٹھانا اور اس کے دجل کو نابود کرنا اور اسلام کا نام بلند کرنا خدا کی طرف سے اس کے سپرد کیا گیا۔ چنانچہ زمانہ کے اس روحانی شہسوار نے میدان مباحثات میں اترتے ہی عیسائی دنیا کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ اور نور حق اور راہ حق کی طرف انہیں دعوت دی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس سنت کے مطابق فرانس میں تبلیغی مساعی کی ابتداء کرتے ہوئے جہانتک ملک فرانس کے نام عمومی طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور پیغام کی اشاعت ٹریکٹوں، پمفلٹوں، اخبارات پریس کانفرنس اور لیکچروں وغیرہ کے ذریعہ کرنے کی سعی کی گئی وہاں خاص طور پر اس ماہ میں اکابر عیسائیت کو اس صداقت کے لئے دعوت دی گئی۔

اکابر عیسائیت کو دعوتِ حق

فرانس میں ۵۸ کے قریب مشنری سوسائٹیاں ہیں۔ جن کے ہزاروں مبلغ دنیا کے اکثر ممالک میں تبلیغ عیسائیت کا کام کر رہے ہیں۔ بعض سوسائٹیوں کے فرانس کے بڑے بڑے شہروں میں ایک سے زیادہ مرکز ہیں۔ ان سوسائٹیوں اور ان مراکز کے نام ایک مطبوع خط بھجوایا گیا۔ اور انہیں دعوت دی کہ اس وقت تک وہ ایک خلاف حقیقت امر کی اشاعت کرتے رہے ہیں۔ نہ مسیح ساری دنیا کے لئے تھا اور نہ ہی عیسائیت ساری دنیا کے لئے مقصود تھی۔ برخلاف اس کے اسلام سارے جہانوں اور زمانوں کے لئے مکمل مذہب ہے۔ اسلام کا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی صرف رحمۃ للعالمین بن کر آیا۔ اس لئے چاہیئے کہ وہ اپنی مساعی کو غلط طور پر صرف کرنے کی بجائے حق کی راہ میں صرف کریں۔ مسیح ناصری کا انتظار کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ برخلاف اس کے مسیح کے جس مثیل نے آنا تھا وہ آچکا ہے چاہیئے کہ وہ پہلے خود اس صداقت کو قبول کریں اور پھر الٰہی ایماء اور پروگرام کے مطابق اس حقیقت کی اشاعت میں حصہ دار ہوں۔

تین پادری دار التبلیغ میں

اس مطبوعہ سرکلر کے نتیجہ میں پیرس کے بعض مشنری سوسائٹیوں کے تین پادری گھر پر ملنے آئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت، نشانات، پیشگوئیاں وغیرہ متفرق امور پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے علاوہ عیسائیت کے مقابلہ پر اسلام کے بعض محاسن ان کے سامنے پیش کئے۔ ان کے لئے یہ سب باتیں بالکل نئی تھیں۔ اسلام کبھی اس طریق پر کبھی ان کے سامنے پیش نہ کیا گیا تھا۔ بیچارے خاموشی سے سنتے رہے اور یہ کیوں نہ ہوتا۔ اسلام کا حسن ہر مخالف کو خیرہ چشم کر دیتا ہے اور یہ تو ہیں ہی ظلمت آشنا۔ باطل کے اندھے مقلد۔ چنانچہ میں اسلام کی لاجواب صداقت ان کے سامنے پیش کر رہا تھا اور ان کی حالت دگرگوں ہو رہی تھی۔ ان کے کھسیانے پن پر رحم ہی آرہا تھا۔ آخر انہوں نے اجازت چاہی اس وعدے کے ساتھ کہ ہم چند دنوں میں دوبارہ آئیں گے۔ مگر وہ تو ان کے جانے کا عذر تھا وعدہ کیا اور دوبارہ کس نے آنا تھا۔ آج تک انکی طرف سے کوئی اطلاع نہیں۔ بھلا حق کے سامنے باطل اور نور کے سامنے ظلمت کو کیونکر جرأت ہو۔ خدا تعالےٰ کا کس قدر فضل ہے کہ اس نے اسلام جیسی حقیقت و صداقت ہمیں عطا فرمائی ہے کہ ہم یکہ و تنہا عیسائیت کے گھروں میں جا کر اور کس قدر بے دریغ ہو کر اس حقیقت کو پیش کرنے لگتے ہیں۔ اور یہ اپنے مراکز میں جہاں انہیں ہر طرح کا اقتدار، طاقت اور تصرف حاصل ہے۔ کس قدر کھسیانے ہو کر راہ فرار پر قناعت کرنے لگتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پیرس میں ایک فلوسافیکل سوسائٹی کے پریذیڈنٹ سے دیر سے خط وکتابت شروع تھی۔ ایک دفعہ وہ گھر پر ملنے آئے۔ سوسائٹی مذا کی طرف سے ایک ڈنر پر مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر تین گھنٹے تک مختلف مذہبی موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد بھی پریذیڈنٹ سے دوبارہ ملاقات کا موقعہ ملا۔ اس سوسائٹی کے ذریعہ امید ہے کہ بعض لیکچروں کا انتظام ہو سکے گا۔ پیرس میں پبلک جلسہ کی رپورٹ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ کے سلسلہ میں اس سوسائٹی نے کئی طریق پر امداد کی۔ سوسائٹی کے پریذیڈنٹ اکثر مشورہ دیتے رہتے ہیں کہ احمدیت اور اسلام سے صحیح رنگ میں تعارف کے لئے ابتدائی معلومات پر مشتمل کچھ کتب شائع کی جائیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے اسباب عطا فرمائے۔ آمین

ماؤں یونکہ پیرس کے بعد دوسرے درجہ پر بڑا شہر ہے پیرس سے قریباً چار سو میل دور۔ وہاں سے ایک صاحب ملنے کے لئے تشریف لائے۔ ان کے ذریعہ وہاں کے اخبارات میں احمدیت سے متعلق مضامین شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ ایک بڑے روزانہ اخبار نے ایک مضمون شائع کیا ایک اور دوست کے ذریعہ اس شہر میں پمفلٹ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے اللہ تعالےٰ نیک روحوں تک اس صداقت کے پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرانسیسی ترجمہ تقریباً بیس سال ہوئے لنڈن مشن کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔ مگر یہ ترجمہ فرانسیسی محاورہ کے کچھ ایسا ہی خلاف تھا۔ اس پر نظر ثانی کا کام ہوتا رہا۔ تین چوتھائی کے قریب کتاب پر نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اس کے بعد بعض اور کتب کے تراجم کا ارادہ ہے۔

تبلیغی ملاقاتیں!

بعض زیر تبلیغ احباب گھر پر تشریف لاتے رہے جن سے تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملتا رہا۔ ایک دوست سے پیشگوئیوں کے موضوع پر طویل گفتگو ہوئی۔ انہوں نے ایک کتاب جو تھا ویہ طبع شدہ تھی دکھائی۔ یہ کتاب تقریباً چار صدی قبل تیار کی گئی تھی۔ اس کتاب سے بعض پیشگوئیاں انہوں نے پیش کیں۔ درحقیقت اس میں اکثر مکاشفات بہت سا تصویری زبان میں دکھایا ہوا تھا۔ اس کتاب کے ماتحت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مسیح ۱۹۵۰ء سے پہلے نازل ہوں گے۔ اس گفتگو کے دوران میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ اور ان سے کہا کہ جس نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ اس انتظار میں ۱۹۵۰ء بھی گذر جائے گا مگر کوئی خیالی مسیح آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔

ایک زیر تبلیغ دوست نے گھر پر دعوت دی۔ انہیں اسلام سے بفضلہ تعالیٰ دلچسپی تو ہے لیکن وہ اکثر یہی کہتے ہیں کہ موجودہ مغربی تمدن میں رہتے ہوئے اسلام پر عمل کیونکر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ ان کی اس خیالی روک کو دور فرمائے اور انہیں صداقت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس دوست اور ان کی بیگم صاحبہ نے مشن کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس ماہ کے دوران میں تفسیر قرآن مجید انگریزی کے دو نسخے موصول ہوئے۔ ایک زیر تبلیغ خاتون جس کے خاوند سنسکرت کے ماہر تھے۔ اور خود انگریزی جانتی ہیں گھر پر دعوت دی۔ اسلام کے مختلف موضوعات پر تین گھنٹے تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ انگریزی تفسیر قرآن کا ایک نسخہ بغرض مطالعہ عاریتاً انہیں دیا۔ خدا تعالےٰ ان کے دل کو قرآنی حقائق کے سمجھنے اور قبول کرنے کے لئے کھول دے آمین

متفرق

پیرس کی سب سے بڑی ادبی سوسائٹی کی طرف سے لیکچر کی دعوت موصول ہوئی۔ سوسائٹی مذا کے ایک اجلاس میں شریک ہوا۔ ایک مقامی اخبار کا نمائندہ گھر پر انٹرویو کے لئے ملنے آیا۔

ڈیڑھ سو کے قریب خطوط لکھے گئے۔ الفضل کو تین مضامین بھجوائے۔

اس ماہ کے دوران میں زیادہ تر مصروفیات جلسہ کے انعقاد کی رہیں۔ بیشتر ایام اور اوقات اس سلسلہ میں صرف ہوئے۔ ان چند ادنیٰ مساعی کا ذکر احباب کی خدمت میں دعا کی غرض سے عرض ہے کہ ہمارا خدا ہماری حقیر سعی میں ہر ممکن برکت عطا فرمائے۔ فرانس ایسے ملک میں روحانیت کی ایسی داغ بیل ڈالنے کی توفیق عطا فرمائے کہ یہ مرکز مغربیت ایک دن روحانیت کا گہوارہ بن جائے۔ ہمارا خدا وہ دن جلد لائے کہ ہم اپنی نظروں سے روحانیت کا غلبہ فرانس ایسی روحانیت سے عاری سرزمین پر بھی دیکھیں۔ آمین

ضروری اعلان

فروخت اراضی سندھ کے بارہ میں نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ اس اراضی کے متعلق ابھی تک بعض شرائط طے نہیں ہوئیں۔ اسلئے نواب زادہ میاں محمد عبداللہ خانصاحب کی طرف سے اخبار الفضل مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۴۸ء میں جو اعلان ہوا تھا اسکو منسوخ سمجھا جائے

اب نظارت ہذا کی طرف سے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض شرائط پر نواب زادہ صاحب کو اس اراضی کے فروخت کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ لہذا ایسے تمام دوست جو اس زمین کو خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ نواب زادہ میاں عبداللہ خاں صاحب سے خط وکتابت کریں۔ شرائط حسب ذیل ہیں جن کی پابندی لازمی ہے (۱) کمیشن کی رقم معین ہونی چاہیئے (۲) کمیشن زمین کی نوعیت اور اس کے نہری زمین سے قرب و بعد کے لحاظ سے ہونا چاہیئے۔ (۳) خریدار کو اس زمین کے متعلق تسلی کا موقعہ دینا چاہیئے تاکہ بعد میں کوئی اعتراض نہ ہو۔ (۴) زمین کی تعیین کی جانی ضروری ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ فاطمہ بی بی صاحبہ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۴۸ء اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار بشیر احمد۔ گٹھیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

(۲) میری اہلیہ مسلسل چار ماہ کی علالت کے بعد ۱۲ کو وفات پا گئیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھ کر ممنون فرمادیں۔ کیونکہ جنازہ میں بہت کم احباب شامل ہو سکے تھے۔ الحکیم زراعت ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

ہماری تبلیغی جدوجہد

پاکستان وہندوستان میں کل ۱۳۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبائعین میں سے ۴۳ افراد نے مبلغین سلسلہ کے ذریعہ بیعت کی۔

احباب جماعتہائے احمدیہ کے ذریعہ ۵۹ افراد نے بیعت کی۔ باقی ۲۸ افراد نے براہ راست بیعت کی۔

مبلغین اور افراد جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ (انچارج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے ولد حافظ عبد العزیز صاحب عزیز منزل آف سیالکوٹ	۱	پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بندر روڈ کراچی	۱
منشی خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵ درکھانہ ضلع لائل پور	۱	خانصاحب خلیل الرحمن صاحب احمدی واقف زندگی	۱
مستری احمد بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ساہیوال ضلع سرگودہا	۱	غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ پاکپتن ضلع منٹگمری	۱
بابو محمد نواز خانصاحب احمدی لیف مشین سپونگ سیالکوٹ	۱	عابدہ صاحبہ چنیوٹ ضلع جھنگ	
بابو قاسم الدین صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ مسجد کبوترانوالی سیالکوٹ	۱	غلام مصطفیٰ صاحب مہاجر گلی بوٹا سنگھ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ	۱
ملک عطا محمد صاحب آف کھارا حال جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ	۲	لفٹنٹ کرنل نظام الدین صاحب و چوہدری فقیر محمد صاحب ڈی۔ایس۔پی	۱
مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا، لاہور	۱	اختر علی صاحب بھاگلپوری صوبہ بہار	۲۰
احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ککڑالی ضلع گجرات	۱	محمد شفیع صاحب نثار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شریف آباد سندھ	۱
ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی مبلغ چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور	۲	سید شمس الدین صاحب کلکتہ	۱
ماسٹر فضل ہادی صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ٹنکر درہ ضلع کوہاٹ	۲	مولوی محسن خاں صاحب مبلغ کٹک اڑیسہ	۲
		ماسٹر احمد خاں صاحب مبلغ چک ۳۷ ضلع سرگودہا	۴

نتیجہ امتحان عربی کلاس تعلیم الاسلام کالج لاہور

پہلے پندرہ لیکچروں کے بعد عربی کلاس کے طلبہ کی علمی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے مورخہ ۱۲-۱۳ دسمبر کو ان کا امتحان لیا گیا۔ جس میں کل اٹھارہ طلبہ میں سے دس شریک ہوئے۔ نتیجہ حسب ذیل ہے۔

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	پوزیشن
۱	مکرم ابو ظفر محمد اسماعیل صاحب III تعلیم الاسلام کالج لاہور	۴۶/۵۰	اول
۲	مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سیکنڈ ماسٹر سنٹرل ماڈل سکول لاہور	۴۴	دوم
۳	مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور	۴۱	
۴	محترمہ عفت حق صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	۳۶	
۵	مکرم سید امتیاز علی صاحب لاہور	۳۵	
۶	مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب گورنمنٹ کالج لاہور	۲۶	
۷	محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ دختر پروفیسر محمد اسلم صاحب	۱۹	
۸	خالد مسعود صاحب سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج لاہور	۱۸	
۹	محترمہ امۃ السلام صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	۱۸	
۱۰	مکرم مجید اختر صاحب I ایر تعلیم الاسلام کالج	۵	

نوٹ:- تین جنوری تک لیکچروں کا سلسلہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جس کے بعد مقررہ دنوں اور مقررہ وقت میں لیکچر پھر شروع ہو جائینگے۔ طلباء خدا تعالیٰ کے فضل سے شوق و دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں اور اچھی ترقی کر رہے ہیں۔

(بشارت الرحمن ایم اے تعلیم الاسلام کالج لاہور)

تلاش گمشدہ:- گذشتہ ماہ جون میں میں نے اپنی تنقیحہ زعربک گرامر کسی دوست کو عاریتاً دی تھی۔ جس دوست کے پاس بھی یہ کتاب ہو وہ براہ کرم مجھے واپس فرما کر مشکور فرمادیں۔ مجھے اس کی سخت ضرورت ہے (بشارت الرحمن ایم اے تعلیم الاسلام کالج لاہور)

کمیونزم کا فتنہ اور نظامِ وصیت!

اس وقت کمیونزم کا فتنہ امن عالم کے لئے ایک خطرہ بنا ہوا ہے۔ اور دنیا کی قومیں دن بدن کمیونزم کی آغوش میں داخل ہوتی جا رہی ہیں۔ اس وقت دنیا کے تمام نظاموں میں سے کوئی نظام کمیونزم کا مقابلہ نہیں کر سکتا سوائے وصیت کے نظام کے۔

وصیت کے نظام میں جہاں تبلیغ اسلام شامل ہے۔ وہاں اس میں نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب اس نظام میں دنیا کے کثیر لوگ شامل ہو جائیں گے۔ اور وصیت کا نظام مکمل ہو جائے گا۔ تو صرف اس کے ذریعہ تبلیغ ہی نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ تعالیٰ مٹا دیا جائیگا

پس آؤ! اور دجال کے فتنہ یعنی کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام یعنی وصیت کے نظام میں شامل ہو جاؤ۔ ہر وہ شخص جو وصیت کرتا ہے۔ وہ اس نظام نو کی بنیاد رکھتا ہے جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ (قائمقام سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

فریضہ حفاظتِ مرکز

حال ہی میں ایک خاتون جن کے شوہر حفاظت مرکز کے سلسلہ میں قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں کی چٹھی آئی ہے وہ لکھتی ہیں:-

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خاکسارہ کے خاوند ۔۔۔۔۔۔ اس وقت قادیان میں ہیں۔

I - مجھے اس وقت اپنے خاوند کی غیر حاضری میں چھ بچوں کے ساتھ گذارہ کرنا ہوتا ہے۔

II - بڑا لڑکا نویں جماعت میں ہے۔

III چھوٹا لڑکا پانچویں جماعت میں ہے۔

IV ایک لڑکی پانچویں جماعت میں ہے۔

ان حالات میں مجھے مبلغ -/۲۰ روپیہ یا اس سے ایک دو روپیہ کم و بیش گذارہ مل رہا ہے۔ ۲۰/۱/۱ روپیہ میں تو چھ آدمی کی روٹی بھی نہیں چل سکتی۔ اور کجا یہ کہ بچوں کی تعلیم بھی جاری رکھ سکوں۔ جب کہ ہماری کوئی جائداد بھی نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

اس سے وہ احباب اندازہ لگائیں جنہوں نے حفاظت مرکز کے لئے مالی امداد کا وعدہ کیا۔ لیکن ابھی تک تمام وعدے کو ایفا نہیں کیا۔ اور کہ وہ خود کس حد تک مجرم بنتے ہیں۔ حفاظت مرکز کی مد میں جو رقوم آتی ہیں ان سے ان عورتوں اور بچوں کی امداد بھی کرنا پڑتی ہے جن کے خاوند قادیان میں ہیں۔ اور یہاں ان کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں۔ یہ گذارے کم بھی اس لئے ہیں۔ کہ حفاظت مرکز میں چندہ دینے والے احباب شدید طور پر غفلت سے کام لے رہے ہیں اور کثیر رقم قابل وصول ہے۔ (نظارت بیت المال)

مرکزی چندہ جات اور ان کا مصرف

نظارت بیت المال میں کبھی کبھی ایسی رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں کہ مقامی عہدیداران مرکزی چندوں کی رقوم کو اپنے ذاتی یا جماعت کی مقامی ضروریات پر خرچ کر لیتے ہیں ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) چندہ کی رقم ذاتی مصرف میں لانی سخت ممنوع ہے۔

۲- اسی طرح کوئی جماعت مرکزی چندوں کی رقم میں سے از خود خرچ کر لینے کی مجاز نہ ہوگی۔ خواہ بامید منظوری مرکز ہی کیوں نہ ہو۔

۳- کوئی عہدہ دار جماعت مقامی چندہ کی رقم کسی کو بغیر اجازت نظارت بیت المال دینے کا مجاز نہ ہوگا۔

ان قواعد کی خلاف ورزی کرنیوالا عہدہ دار خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔ (نظارت بیت المال)

درخواست دعا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عزیزہ عابدہ خانم بنت حضرت چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرض ٹائیفائڈ سے بیمار رہتے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد شفاء عطا فرمائے:-

پیکنگ میں مایوس کن صورتِ حال

جنرل فو کمیونسٹوں سے گفت و شنید کر رہے ہیں

شنگھائی ۲۰ دسمبر۔ آج کل چین کی جنگ میں پیکنگ اور ٹائنسٹن کا علاقہ دلچسپی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ شہر پیکنگ کی فصیلوں کے گرد جنرل فو زوئی اور کمیونسٹ فوجوں کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں اور خوب گولہ باری ہو رہی ہے۔ لیکن ہلاک و مجروح ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔

شہر کی فصیل کے باہر آخری ہوائی مستقر کمیونسٹوں کی گولہ باری کی وجہ سے بیکار ہو گیا ہے۔ اور وقتی طور پر شہر کا تعلق بیرونی دنیا سے کٹ گیا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک منقطع رہے گا جب تک کہ برطانوی قونصل خانہ کی عمارت سے ملا ہوا ہوائی اڈہ مکمل نہ ہو جائے۔ (اسٹار)

ہسپانیہ برطانیہ کو بقایا ادا کرے گا

میڈرڈ ۲۰ دسمبر۔ ہسپانوی حکومت نے آئندہ سال اپنا تمام بقایا برطانیہ کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے یہ رقم دس لاکھ پونڈ سے زیادہ ہے۔

ابتدا میں ہسپانوی حکومت ایک لاکھ پونڈ ادا کرے گی پھر ۵۰ ہزار پونڈ کی ماہوار قسط دی جائیگی اور اگر حالات نے اجازت دی تو بعد میں یہ رقم بڑھا دی جائے گی۔ (راسٹار)

جرمنی کو ترقی کا موقعہ دیا جائے

پیرس ۲۰ دسمبر۔ جنرل ڈیگال نے مغربی اقوام پر زور دیا ہے کہ جرمنی کی وفاقی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ اسے متحدہ وفاق قائم کرنے میں مدد دینی چاہیئے۔ نیز یورپ کھسوٹ کا رویہ ترک کر کے اسے ترقی کا موقعہ دینا چاہیئے۔

پاکستان اور بلجیم کی تجارتی گفت و شنید

کراچی ۲۰ دسمبر۔ پاکستان اور بلجیم کے درمیان تجارتی معاملات کی گفت و شنید کے ساتھ ساتھ یہاں کے تجارتی حلقوں میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کے روشن مستقبل کی پیشگوئی کی گئی ہے (اسٹار)

پاکستان نیوز پیپرس ایڈیٹرس کانفرنس شروع ہو گئی

صدر کی افتتاحی تقریر!

کراچی ۲۰ دسمبر۔ کل صبح کراچی میونسپل کارپوریشن کی جلسہ گاہ میں پاکستان نیوز پیپرس ایڈیٹرس کانفرنس کے پہلے سالانہ اجلاس کا تین روزہ پروگرام شروع ہوا اس اجلاس میں تقریباً ۶۰ ایڈیٹروں نے شرکت کی۔

۱۲۰۰ الفاظ کے ایک پُرجوش ایڈریس میں صدر مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر اخبار "ڈان" نے نمائندوں کا خیر مقدم کیا۔ اور خاص طور سے تجربہ کار صحیفہ نگار اور سیاستدان مولانا محمد اکرم خان کا ذکر کیا۔ اور انہیں "مشرقی بنگال کی مسلم صحیفہ نگاری کا باپ" کہا

پاکستان نیوز پیپرس ایڈیٹرس کانفرنس کی ابتداء آل انڈیا مسلم نیوز پیپرس ایسوسی ایشن کو بتاتے ہوئے صدر موصوف نے کہا کہ یہ اس سال کے اوائل میں وجود میں آئی۔ اور حکومت پاکستان نے اسے پاکستانی پریس کی نمائندہ انجمن کی حیثیت سے تسلیم کر لیا ہے اور حکومت نے نہ صرف اس سے مشورہ کیا ہے بلکہ عام طور پر بہت تعاون بھی کیا۔

آپ نے کہا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پاکستان کے اخباروں کے لئے خبروں کا ایک مخزن فراہم کرنے کی مقدور بھر کوشش کریں گے۔ جس پر قومی کنٹرول ہو گا۔ اور جو صحیفہ نگاری کی اعلیٰ ترین روایات کے مطابق ہو گا ہم اس بات کی بھی کوشش کریں گے۔ کہ اس قومی نیوز ایجنسی کے روزانہ کے معاملات اخباری مفادات کے مطابق بجا لائیں اور ان کا مقصد صحیح خبروں کی اشاعت ہو۔

جدید سوسائٹی اور حکومت میں اخباروں کو ایک ایسا کردار ادا کرنا ہے۔ جو کئی پہلوؤں سے بے مثال ہے۔ آج کل تمام مہذب ممالک کی حکومتیں اخباروں کی اہمیت کو کلی طور پر تسلیم کرتی ہیں۔ اور ہماری حکومت بھی مستثنیات میں سے نہیں ہے اس کے باوجود بھی یہ ضروری ہے کہ ہم اخباروں کی آزادی کی حفاظت کرنے کے لئے نگاہ رکھیں اور اس کی آزادی کو خواہ کسی حلقہ سے بھی چیلنج کیا جائے اس کا پرعزم طور پر مقابلہ کریں۔

پنڈت نہرو کی تقریر

جے پور ۲۰ دسمبر۔ کل رات جے پور میں آل انڈیا نیشنل کانگریس کا ۵۵ واں سالانہ اجلاس ختم ہو گیا آخری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے مشرقی بنگال کے ان ہندوؤں کو مشرقی بنگال میں رہتے ہوئے ہندوستان کا شہری بننا چاہتے ہیں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ممکن ہے۔ نظری طور پر ان کے اس نظریہ میں کچھ صداقت ہو۔ لیکن عملی طور پر یہ ناممکن ہے۔ آپ نے بین المملکتی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ کہنا مبالغہ ہو گا۔ کہ ہند و پاکستان کے تمام جھگڑے رفع ہو گئے ہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ بہت سے اختلافات کا مفید حل نکل آیا ہے۔

برطانیہ اور روس کے سائنسدانوں میں اختلاف

لندن ۲۰ دسمبر۔ ماسکو کی اکیڈیمی آف سائنس نے برطانیہ کے رائل سوسائٹی سے سائنسی اطلاعات کے تبادلے کا سلسلہ بغیر کسی تشریح یا تنبیہ کے توڑ دیا ہے یہ اعلان رائل سوسائٹی کے ۲۸۶ ویں سالانہ اجلاس میں اس کے صدر سر رابرٹ رابنسن نے کیا آپ نے کہا۔ روسی سائنسدانوں کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ کمیونسٹ [illegible] اور جو لوگ اس سے انحراف کرتے ہیں وہ یا تو برخواست ہو جاتے ہیں۔ یا [illegible] ہو جاتے ہیں (ر ب و۔ س)

کیا برلن پر کمیونسٹ غالب آجائیں گے؟

سوویٹ یونین کے نئے ارادے

لندن ۲۰ دسمبر۔ سوویٹ یونین کی حفاظت میں برلین کے روسی علاقہ میں کمیونسٹوں نے غلبہ حاصل کرنے کے لئے جو کامیاب ہنگامہ برپا کیا ہے۔ وہ برلن کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے سلسلے میں سب سے نمایاں اقدام ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ سارے برلین پر کمیونسٹ اور ان کے روسی سرپرست غالب آ جائیں برلن کی سٹی اسمبلی کی کمیونسٹ اقلیت نے تین اکثریتی پارٹیوں کی عدم موجودگی میں جو نیا مجسٹریٹ نامزد کیا ہے۔ اسے تینوں مغربی طاقتیں کسی صورت میں تسلیم نہیں کریں گی۔ برلین کے روسی حصے میں جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس کی کارروائی شروع سے آخر تک برلین کے عارضی آئین کی خلاف ورزیوں کی مظہر ہے۔ (رب و س)

ہڑتال میں کمیونسٹوں کا دخل ہے

روم ۲۰ دسمبر۔ اٹلی کے وزیر اعظم گاسپیری نے کل سرکاری ملازمین نے ہڑتال شروع کرنے سے پہلے سوال کیا۔ کہ وہ تنخواہیں بڑھانے اور دوسرے مطالبات پر غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس کے نتائج کا کیوں انتظار نہیں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ کہ موجودہ حالات میں عوام سے زیادہ ٹیکس بھی وصول نہیں کئے جا سکتے۔ اور ساتھ ہی اشیاء کی قیمتیں کم کرنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا۔ کہ اس ہڑتال میں کمیونسٹوں کا دخل ہے

جرمنی کا مستقبل

لندن ۲۰ دسمبر۔ روہر (جرمنی) کے کارخانوں کے مستقبل کے متعلق مغربی ممالک کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ وہ بڑی تیزی سے اپنا کام ختم کر رہی ہے۔ تاکہ کرسمس سے پہلے فارغ ہو جائے۔

انڈونیشیا کی جمہوری حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا۔ پایہ تخت پر ولندیزیوں کا قبضہ

تمام انڈونیشی وزراء گرفتار کر لئے گئے

گیارہ مہینے کی مسلسل خاموشی کے بعد ولندیزیوں نے انڈونیشیا میں وسیع پیمانہ پر فوجی کارروائی شروع کر دی ہے اور جمہوریہ انڈونیشیا کے پایہ تخت پر قبضہ کر لیا ہے۔ جمہوریہ انڈونیشیا کی کابینہ کے متعلق پہلے یہ اطلاع آئی تھی کہ وہ ایک ہوائی جہاز میں بیٹھ کر نامعلوم جگہ پر چلی گئی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ ولندیزیوں نے انہیں گرفتار کر لیا ہے ان میں جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو۔ وزیراعظم ڈاکٹر محمد حطہ اور سابق وزیراعظم سلطان شہریار اور کمانڈر انچیف بھی شامل ہیں۔

واضح رہے کہ ڈاکٹر سوکارنو پروگرام کے مطابق آج ہندوستان روانہ ہونے والے تھے

جگجاکارتا ۲۰ دسمبر۔ ولندیزی کئی روز سے طاقت جمع کرنے میں مصروف تھے۔ کل جگجاکارتا کے ہوائی میدان میں بے شمار چھاتہ بردار دستے اترنے شروع ہوئے۔ جنہوں نے میدان پر قبضہ کرنے کے بعد جگجاکارتا جو جمہوریہ انڈونیشیا کا پایہ تخت ہے قبضہ کر لیا۔ انہوں نے فوراً ہی لشکرگاہ پر قبضہ کر لیا۔ اور کچھ عرصہ کی خاموشی کے بعد سرکاری پروپیگنڈا کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔

ولندیزی قبضہ سے قبل ریڈیو نے انڈونیشیا میں وسیع طور پر ولندیزی حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان حملوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محبان وطن دفاع ترک کر دیں گے۔ آج سے جنگ کا رخ بدل جائے گا۔ اب گوریلا لڑائی کے ذریعہ ولندیزیوں کا مقابلہ کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ محبان وطن نے ایک نامعلوم مقام پر لشکرگاہ قائم کر لی ہے۔ جہاں سے عوام کو ضروری

سلامتی کونسل کا اجلاس

پیرس ۲۰ دسمبر امریکہ اور آسٹریلیا کی درخواستوں پر انڈونیشیا کی حالت پر غور کرنے کے لئے آج سلامتی کونسل کا خاص اجلاس منعقد ہو گا۔

ہدایات نشر ہوتی رہینگی۔ کل کی نشریات میں کہا گیا کہ ہم نے دفاع کی بہت سی سکیمیں سوچ رکھی ہیں۔ عنقریب ان پر عمل کیا جائے گا۔ نیز عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ تمام ضروری سامان کو جس سے ولندیزی کچھ فائدہ اُٹھا سکتے ہوں تباہ کر دیں اور کوئی کارآمد چیز ان کے ہاتھ نہ لگنے دیں۔ اس کے مقابلہ میں ولندیزی ریڈیو نے بٹاویہ سے اعلان کیا ہے کہ جو شخص کسی کارآمد چیز کو تباہ کرتا ہوا گرفتار کیا گیا۔ اُسے عبرتناک سزا دی جائیگی

محبان وطن کی آواز

نامعلوم ریڈیو اسٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے کہ ولندیزیوں کا مقابلہ بدستور کیا جائے گا۔ اور سامراج کو ختم کرنے کیلئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائیگی

ولندیزیوں نے دیگر پابندیوں کے علاوہ پریس پر بھی سنسر قائم کر دیا ہے۔

چھاپہ بردار دستوں کے جارحانہ اقدام کے علاوہ ولندیزوں کی بحری فوجیں بھی سرگرمی دکھا رہی ہیں۔ انہوں نے کل مشرقی اور وسطی جاوا کی ان حدود کو پار کر لیا جو عارضی صلح کے دوران میں قائم کی گئی تھیں۔ اور سماٹرا میں بھی وسط تک پہنچ گئی ہیں۔

ولندیزی حملوں کا سب سے پہلا اثر یہ ہوا ہے کہ مشرقی اور مغربی انڈونیشیا میں ولندیزیوں کی بنائی ہوئی جو وزارتیں کام کر رہی تھیں۔ وہ مستعفی ہو گئی ہیں۔ مشرقی انڈونیشیا کے وزیراعظم نے استعفے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میری حکومت کا مقصد ڈچوں اور انڈونیشیوں کے درمیان رابطہ قائم رکھنا اور ایک وفاقی حکومت کے قیام کے لئے زمین تیار کرنا تھا۔ مگر اب جمہوری حکومت کے خاتمہ کی صورت میں ایسی ضرورت باقی نہیں رہی۔

بٹاویہ ۲۰ دسمبر۔ ولندیزی حکومت کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ انڈونیشیوں کو عارضی دفاعی حکومت کے تسلیم کرنے کے لئے کافی مہلت دی گئی تھی لیکن وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے موجودہ حالات میں انڈونیشیا کے نظام کو سنبھالنا لازمی تھا۔ اور دہشت پسندوں کی تخریبی کارروائی کو روکنا ناگزیر تھا۔ اس لئے وسیع پیمانہ پر فوجی کارروائی

ڈچوں نے انڈونیشیا میں جو فوجی کارروائی کی ہے۔ تمام دُنیا اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور محبانِ وطن سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے

کی گئی ہے۔ ولندیزی نمائندوں نے کہا کہ یہ ہالینڈ کا گھریلو معاملہ ہے۔ اس میں سلامتی کونسل کو دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ہیگ ۲۰ دسمبر ولندیزوں کی فوجی کارروائی کو بیرونی دُنیا نے حقارت کی نگاہ سے دیکھا ہے آسٹریلیا کے وزیراعظم نے کل پارلیمنٹ کے سامنے ولندیزی حملے کا ذکر کرتے ہوئے بڑے افسوس کا اظہار کیا۔ اکثر برطانوی اخبارات نے بھی اس کی مذمت کی ہے۔

جے پور ۲۰ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے ولندیزی حملہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ولندیزیوں کو آگاہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اب انڈونیشیا میں اپنا مقصد پورا نہ کر سکیں گے ممکن ہے وہ فوجی لحاظ سے انڈونیشیا پر حاوی ہو جائیں مگر وہ عوام پر حکومت قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اب سامراجی طاقتوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ایشیا میں کوئی سامراجی طاقت نہیں رہ سکتی۔ ایشیا کے لوگوں میں کامل بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اب ان کی آزادی کو دُنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا۔ ہندوستان انڈونیشیا کی عملی مدد نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ اس سے ہمدردی کا اظہار بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔

جے پور ۲۰ دسمبر کل انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس میں جو قراردادیں منظور ہوئی ہیں۔ ان میں سے انڈونیشیا کی آزادی کی حمایت کے بارہ میں بھی ہے

لنڈن ۲۰ دسمبر مانچسٹر گارڈین نے انڈونیشیا میں ولندیزی فوجی کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے لکھا کہ انہوں نے دوسری بار عارضی صلح کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور بغیر کسی انتباہ کے انڈونیشیا پر حملہ بول دیا ہے۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق اہم گفتگو

راولپنڈی ۲۰ دسمبر آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کے متعلق کراچی میں بہت اہم گفتگو شروع ہونے والی ہے جو پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں، کشمیر کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم اور دوسرے پاکستانی زعماء کے درمیان ہو گی۔

فسادات کی تحقیق کا مطالبہ

دمشق ۲۰ دسمبر۔ کل شام کی پارلیمنٹ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ جمیل مردان بے کی وزارت کے بعد جو فسادات ہوئے۔ انہیں کی تحقیقات کرے۔ اور انہیں ختم کرنے کے مناسب اقدامات کرے۔ وزیراعظم شام نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ مجھے حالات پر غور کرنے کے لئے کچھ عرصہ مہلت دی جائے۔

پرتگالی مقبوضات ہندوستان میں شامل نہیں ہونگے

گوآ ۲۰ دسمبر ہندوستان کے پرتگالی مقبوضات کے گورنر نے لزبن سے واپس گوا آتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کے پرتگالی مقبوضات پرتگال کیا تھ ہی وابستہ رہینگے انہیں ہندوستان سے ملانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس سے قبل انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس میں دوسرے ممالک سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنے مقبوضات کو ہند میں ملانے پر غور کریں۔

چین میں وزارت بن نہیں سکی

شنگھائی ۲۰ دسمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چین کے نئے وزیراعظم ڈاکٹر سن فو مضبوط جنگی وزارت بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ آج انہوں نے جمہوریہ چین کے جنرل چیانگ کائی شیک کو اطلاع دی ہے کہ وہ مختلف پارٹیوں میں اتحاد پیدا نہیں کر سکے۔

اخبار نویسوں کی سالانہ کانفرنس

کراچی ۲۰ دسمبر۔ پاکستان کے اخبار نویسوں اور ایجنسیوں کے نمائندوں کی جو کانفرنس کراچی میں ہو رہی ہے اس میں ۵۹ نمائندوں نے شرکت کی ہے۔ کل ۱۸ ممبروں کی ایک ترتیبی کمیٹی وضع کی گئی جو اہم قراردادوں پر غور کرے گی۔

گنے کی پیداوار بڑھانے کی سکیمیں

پٹنہ ۲۰ دسمبر۔ بہار میں گنے کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے دو سکیمیں شروع کی جا رہی ہیں۔ اول ۶۰۰ ٹیوب ویل کھودے جائینگے دوم دو ہزار میل لمبی سڑک بنائی جائے گی۔ تاکہ کھانڈ کے کارخانوں تک آسانی سے نقل و حمل ہو سکے۔

ڈاکٹر میلان کی وزارت ٹوٹ جائیگی

جوہانسبرگ ۲۰ دسمبر جنوبی افریقہ کی سیاسی پارٹیوں کا خیال ہے کہ ڈاکٹر میلان کی وزارت مستعفی ہو جائیگی کیونکہ وزراء میں شدید اختلافات پیدا ہو گیا ہے۔

سرکاری فوجوں کا اجتماع

شنگھائی ۲۰ دسمبر کل رات وسطی چین میں نانکن سے ۵۰ میل کے قریب ایک مقام پر کمیونسٹوں نے قبضہ کر لیا۔ سرکاری فوجیں جو پیچھے ہٹ رہی تھیں اب وہ ایک مقام پر جم گئی ہیں۔ جہاں زبردست دفاعی لائن بنانے کی کوشش کریں گی۔